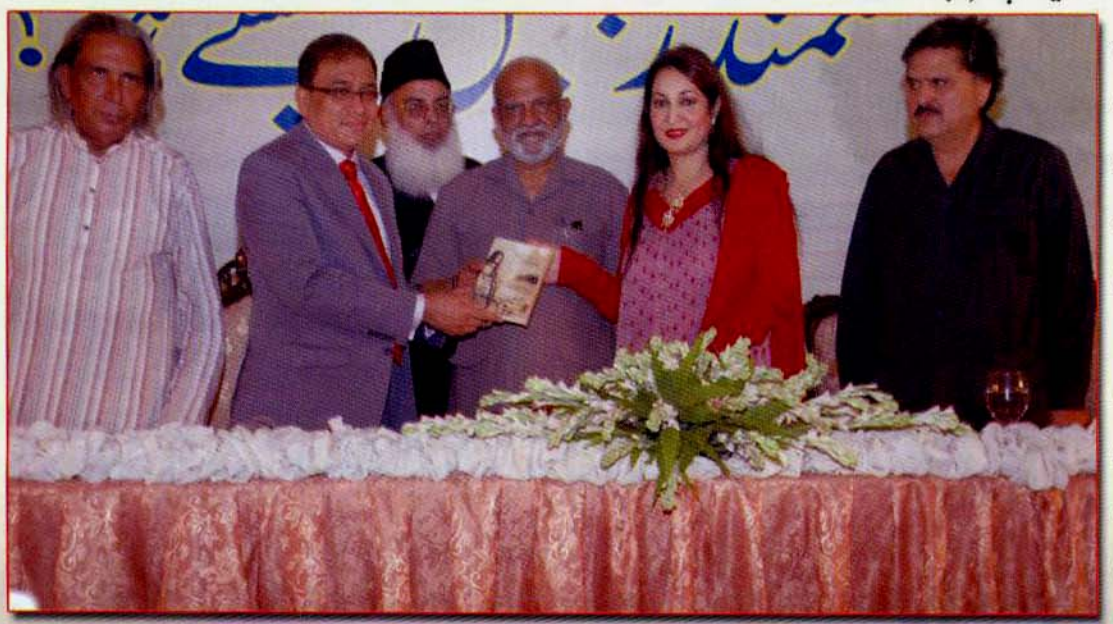
تاریخی فریئر ہال کے سبزہ زار پر ناول ''سمندر جھیل کیسے ہو'' کی تقریب اجراء

﴿رپورٹ: سید وجاہت حسین﴾

کراچی کے قلب میں واقع فریئر ہال کا شمار شہر کے تاریخی ہال میں ہوتا ہے فریئر ہال کی آرٹ گیلری کی چھت اور دیواروں پر منقش صادقین کی خوبصورت کیلی گرافی کے باعث اس کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے فریئر ہال کے سبزہ زار پر ماضی میں دیئے گئے بے شمار شہری استقبالیوں اور بین الاقوامی شخصیات کی یہاں آمد کے باعث فریئر ہال کراچی کی شناخت کی حیثیت رکھتا ہے اس کے ماضی اور تاریخی اہمیت پر سیر حاصل قلم نویسی پھر کبھی آج فریئر ہال کے سبزہ زار پر منعقدہ ایک ادبی تقریب کا احوال پیش خدمت ہے یہ تقریب پاکستان کی ایک نئی لکھنے والی ''عظمیٰ علی خان'' کے ناول ''سمندر جھیل کیسے ہو؟'' کی تقریب رونمائی تھی۔



عظمیٰ علی خان اپنا ناول ایڈمنسٹریٹر کراچی محمد حسین سید کو پیش کر رہی ہیں۔ محمود شام، پروفیسر سحر انصاری اور دوست محمد فیضی بھی نمایاں ہیں

جس کی صدارت کے فرائض مشہور نقاد کالم نگار اور صحافی محمود شام نے انجام دیئے جبکہ مہمان خصوصی بلدیہ عظمیٰ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر محمد حسین سید تھے دیگر مقررین میں دوست محمد فیضی پروفیسر سحر انصاری، محترمہ قمر النساء قمر اور محمد اقبال خان شامل تھے۔ اس موقع پر ادیبوں، دانشوروں، شاعروں، صحافیوں، فنکاروں، آرٹس کونسل کے ممبران سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ افراد اور معززین شہر کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ بلدیہ عظمیٰ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر محمد حسین سید نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں دانشوروں، ادیبوں، شاعروں اور قلم کاروں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنی تحریروں کے ذریعے امن و محبت، بھائی چارہ اور قومی یکجہتی کے فروغ کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔

ایڈمنسٹریٹر کراچی نے کہا کہ بلدیہ عظمیٰ کراچی انفرا اسٹرکچر کی بہتری، صفائی ستھرائی، میڈیکل کی سہولیات اور صحت عامہ کے مختلف منصوبوں کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی تقاریب کے انعقاد کے لئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جتنا ضروری انفرا اسٹرکچر کی ترقی اور فلائی اوور بنانا ہے اتنا ہی ضروری ادبی تقریبات کا انعقاد ہے کیونکہ ان تقریبات سے نوجوان نسل کے ذہنوں میں مثبت جذبات فروغ پاتے ہیں انہوں نے کہا کہ عظمیٰ علی خان نے فضاؤں میں پرواز کے ساتھ ساتھ اداکاری، صداکاری، ٹاک شوز کی میزبانی سمیت ڈرامہ نگاری، افسانہ نویسی اور شاعری میں بھی اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے ہیں ان کا ناول قاری کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا یہاں آنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ ہمارے معاشرے میں ادب سے محبت کرنے والوں کی کمی نہیں۔

تقریب کے صدر مشہور صحافی اور دانشور محمود شام نے کہا کہ بلدیہ عظمیٰ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر محمد حسین سید نے مشاعروں، ادبی محفلیں اور کتابوں کی رونمائی جیسی تقریبات کی سرپرستی کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ قابل تحسین ہے ان کی کوششوں اور عملی اقدامات سے شہر میں علمی اور ادبی فضا پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عظمیٰ علی خان کا ناول خوبصورت کردار نگاری کا مرصع ہے جس میں انہوں نے عام فہم زبان کا استعمال کرتے ہوئے سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام کی خامیوں کو سامنے لاکر قلم کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس ناول کا انگریزی اور سندھی زبان میں بھی ترجمہ ہونا چاہئے۔ محمود شام نے ایڈمنسٹریٹر کراچی محمد حسین سید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سید صاحب یہ شہر اپنے آبا سے محروم ہے لیکن آپ نے اسے روشنیوں سے بھرے مشینی شہر میں ادب کے نئے چراغ روشن کر کے ان کی کمی کو پورا کر دیا ہے آپ کی ادب سے اس چاہت اور پیار کو ہم کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔ مشہور شاعر و نقاد پروفیسر سحر انصاری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اہل قلم دنیا کو یہ باور کرائیں کہ دنیا میں دہشت گردی اور جنگ و جدل کی نہیں بلکہ امن و محبت کی ضرورت ہے۔

عظمیٰ علی خان نے اپنے ناول میں معاشرے کو بدلنے اور اس میں تغیر پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی معاشرے میں فرسودہ نظام اور غلط رسومات کی تبدیلی کا آغاز تحریروں سے ہوتا ہے اور یہ ناول تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت

معروف ڈرامہ نگار اور قلم کار عظمیٰ علی خان کے ناول ''سمندر جھیل کیسے ہو؟''



عظمیٰ علی خان کے ناول کی تقریب اجراء کے موقع پر ایڈمنسٹریٹر کراچی محمد حسین سید خطاب کر رہے ہیں۔ اسٹیج پر محمود شام، پروفیسر سحر انصاری اور دوست محمد فیضی موجود ہیں

ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ عظمیٰ علی خان ''سمندر جھیل کیسے ہو'' کو تخلیق کر کے اپنا شمار اچھے لکھنے والوں میں کرلیا ہے، ان کی یہ کوشش ایک بہت ہی ستھری کوشش ہے، اس کوشش میں انہوں نے اسلوب اور ناول کی تمام ٹیکنیک کو بہت اچھی طرح استعمال کیا ہے، اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ انہوں نے پاکستان کے حالات کو سامنے رکھ کر اپنے کرداروں سے وہ سب کچھ کہلوادیا ہے کہ جس سے ہمارا وطن اس وقت نبرد آزما ہے، میری ان سے استدعا ہے کہ وہ اپنی اس کوشش میں کچھ اور آگے جانے کی سعی کریں اور اپنے اس حسین تسلسل کو جاری وساری رکھیں۔ سحر انصاری کے بعد دعوت کلام کے لئے مائیک کے سامنے دوست محمد فیضی کو بلایا گیا دوست محمد فیضی اپنے وقت کے عظیم مقرر تھے اور آج بھی ہیں انہوں نے بذلہ سنجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خوبصورت پیرائے میں عظمیٰ خان کے ناول پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عظمیٰ نے اس ناول کو تخلیق کر کے اس بات کو ثابت کردیا ہے کہ ایسے دور میں جبکہ سڑکوں پر لوگوں کو نشانہ بنا کر ان کے سینوں میں گولیاں اتاری جارہی ہوں، ایسے آگ اور خون کے دور میں اس جیسی ناول لکھ کر انہوں نے ایک بڑا کمال کیا ہے کہ جہاں وہ ایک اچھی مصنفہ ہیں تو دوسری سمت وہ ایک بہادر اور جرأت مند خاتون بھی ہیں۔ محمد اقبال خان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''عظمیٰ کے ناول کے کردار انتہائی اچھوتے ہیں وہ معاشرے سے استحصالی اور سامراجی نظام کا خاتمہ چاہتی ہیں کا اس ناول میں جہاں مختلف اقدار کا تذکرہ تھا تو دوسری جانب وہ اس ناول میں شہری اور دیہاتی زندگی کے اتار چڑھاؤ کو بھی بیان کرتی نظر آتی ہیں ان کا اسلوب اس قدر پر اثر ہے کہ وہ اسی اسلوب کی بنیاد پر جدید ناول نگاروں کی اس صف میں اپنی ایک مستحکم جگہ بنا چکی ہیں۔ کتاب کی مصنفہ عظمیٰ علی خان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تلخ حقیقتوں اور سچائیوں پر مبنی یہ ناول معاشرے میں خواتین پر ہونے والے ظلم وتشدد اور ان کے حقوق کی پامالی کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

■

عمیر علی انجم کے مجموعہ کلام ''حادثہ ہونے کو ہے'' کی تقریب اجراء

نوجوان نسل کے اُبھرتے ہوئے شاعر عمیر علی انجم کی کتاب ''حادثہ ہونے کو ہے'' کی تقریب اجراء کراچی پریس کلب میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی بلدیہ عظمیٰ کراچی کے ایڈمنسٹریٹر محمد حسین سید تھے جبکہ تقریب کی صدارت سینیٹر عبدالحسیب خان نے کی اس موقع پر ڈائریکٹر میڈیا مینجمنٹ علی حسن ساجد، کراچی پریس کلب کے جنرل سیکریٹری موسیٰ کلیم، اے کے خانزادہ، نور احمد انجم اور پریس کلب کے عہدیداران سمیت نوجوان ادیب و شعراء بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ایڈمنسٹریٹر کراچی محمد حسین سید نے تقریب اجراء کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تخلیقی عمل انتہائی کٹھن اور دشوار ہوتا ہے اور جو فنکار مشکلات سے گزر کر بھی اپنے فن سے وابستہ رہتا ہے اس کی تخلیقات امر ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فنون لطیفہ سے وابستہ افراد کم سے کم ہوتے جارہے ہیں، فنکاروں کی ناقدری کے باعث تخلیق کار پیدا نہیں ہورہے اور لوگ صرف اپنی معاشی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اچھے ادیب وشاعر اب ناپید ہیں اور اس زمانہ میں جو لوگ اچھا ادب اور شعر تخلیق کررہے ہیں انہیں لوگ خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایڈمنسٹریٹر کراچی نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں فنکاروں ادیبوں اور شاعروں کو وہ مقام نہیں ملا جو ان کا حق تھا۔ مغربی معاشرہ اپنے فنکاروں اور تخلیق کاروں کو بے پناہ عزت و تکریم سے نوازتا ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں شاعر کو اپنا مجموعہ کلام کی اشاعت کے لئے کتنی جدوجہد کرنی پڑتی ہے اس کا اندازہ کرنا ہی دشوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلدیہ عظمیٰ کراچی کے انفرااسٹرکچر کے ساتھ ساتھ علم وادب اور تہذیب وثقافت کی ترویج واشاعت کے لئے بھی اپنا بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمیر علی انجم نے موجودہ صورتحال اور معاشرے میں پھیلی ہوئی بے چینی اور صورتحال کو اپنا موضوع بنا کر ہم سب کی ترجمانی کی ہے اور ان کی شاعری میں موجودہ عہد کا درد نمایاں ہے۔ وہ ایک حساس دل رکھنے والا شاعر ہے اور جو کچھ زمانہ انہیں دیتا ہے وہ اپنے الفاظوں میں ڈھال کر معاشرے کو واپس کردیتا ہے۔ ایڈمنسٹریٹر کراچی نے اس موقع پر عمیر علی انجم کو ان کے مجموعہ کلام کی اشاعت پر مبارک باد پیش کی اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔



ایڈمنسٹریٹر بلدیہ عظمیٰ کراچی محمد حسین سید کو عمیر علی انجم اپنا مجموعہ کلام پیش کررہے ہیں